بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خط عمیر ۵۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم چہارشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۱ فتح ۱۳۴۵ھش ۸ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ ۲۱ دسمبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۹۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۰ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

[redacted]

احباب کرام سے درخواست ہے کہ رمضان کے بابرکت مہینے میں اپنی دعاؤں میں بیرونی مشنوں میں کام کرنے والے جملہ مبلغین کو بھی یاد رکھیں۔ (وکیل التبشیر)

بابرکت ایام قریب آ رہے ہیں حصولِ برکت و سعادت کا ابھی سے عزم کریں

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات

”اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں“

”میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے“

”جلسہ سالانہ کے مبارک ایام (۲۶، ۲۷، ۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء) قریب آ رہے ہیں۔ احباب جماعت کو اس جلسہ میں شرکت کی ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے اور یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ وہ انشاء اللہ العزیز امسال بھی اس مبارک اجتماع میں ضرور شریک ہوں گے اور اس کی ان عظیم الشان برکتوں اور سعادتوں سے حصہ لیں گے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ وابستہ کی ہیں۔ اس میں شمولیت سے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک درد و سوز میں ڈوبی ہوئی ان دعاؤں کے وارث ٹھہریں گے جو مسیح پاک علیہ السلام نے ان تمام لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور کیں کہ جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دعاؤں کا وارث ٹھہرنا کوئی معمولی انعام نہیں ہے۔ یہ وہ سعادت ہے کہ اگر اس کے حصول کے لئے انسان کو تکلیف بھی اٹھانی پڑے تو وہ اسے عین راحت سمجھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس للّٰہی جلسہ کی عظمت و اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لا دیں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ ہرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے۔ اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین“

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ کے شکر گزار بندے بن کر زندگی گزارو اور اپنی دینی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی کوشش کرو

سلسلہ جو نظام بھی قائم کرتا ہے اسکی پابندی کو اپنی خوش قسمتی سمجھو کہ تمام برکت اسی میں ہے

خلیفہ وقت کے دل میں آپ میں سے ہر ایک کے لئے اتنی محبت اور ہمدردی ہوتی ہے کہ آپ اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے

لیکن ساتھ ہی وہ خدا کی اعجازی قدرت کا بھی مظہر ہوتا ہے اس لئے دنیا کی کوئی طاقت اسے مرعوب نہیں کر سکتی

سب عزتیں خدا کے ہاتھ میں ہیں جو اس کے در کا فقیر ہو گیا اس سے زیادہ معزز اور کون ہو سکتا ہے؟

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
فرمودہ ۱۸؍ نومبر ۱۹۶۶ء بمقام محمد آباد (سندھ)
مرتبہ۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جس وقت میں نے ارادہ کیا کہ آپ دوستوں سے ملنے اور زمینوں کا انتظام وغیرہ دیکھنے کے لئے

سندھ کا دورہ

کروں تو منتظمین نے مجھے یہ مشورہ دیا تھا کہ کم از کم بیس پچیس دن اس دورہ کے لئے رکھنے چاہئیں۔ لیکن چونکہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے میں زیادہ وقت نہیں دے سکتا تھا اور یہ بھی خواہش تھی کہ یہ دورہ ملتوی نہ ہو۔ اس لئے میں نے اس موسم میں سندھ کی زمینوں کو دیکھنے کے لئے مختصر سا دورہ کرنا ہی مناسب سمجھا۔ یہاں آکر مجھے یہ احساس اور بھی شدت سے ہوا کہ میں نے یہاں کے لئے بہت کم وقت دیا ہے۔ اور اسی وجہ سے میں نے بہت سے لوگوں کو جو اپنی ضرورتوں اور شکایتوں کے لئے مجھ سے ملنا چاہتے تھے اور مفصل گفتگو کر کے اپنے دل کی تسلی کرنا چاہتے تھے اتنا وقت نہیں دیا جتنا دینا چاہیئے تھا اس لئے فرداً فرداً تفصیلی گفتگو خدا تعالیٰ نے چاہا تو آئندہ دورہ پر ہی ہوگی۔ اس وقت میں

بعض اصولی باتیں

دوستوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

ہماری ان اسٹیٹس کی آبادیاں اور جماعتیں اور یہاں کے احمدی باشندے ان سب کی حیثیت بعض پہلوؤں سے ان جماعتوں سے مختلف ہے جو کہ دنیا بھر کے مختلف ملکوں میں اور مختلف مقامات پر قائم ہیں۔ مثلاً یہاں جو ہماری یہ زمینیں اور مختلف فارم ہیں۔ ان کے کاموں کے چلانے کا ایک انتظام ہے۔ اور یہ انتظام نظام جماعت سے مختلف ہے۔ کچھ مخلص واقفین نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور اپنی زندگیوں کو پیش کیا۔ اور آپ نے ان کو یہاں کی زمینیں سنبھالنے کے لئے مقرر کر دیا۔ بعض کو منیجر بنایا، بعض کو منشی اور بعض کو اکاؤنٹنٹ، اور بعض کے سپرد دوسرے کام کئے۔ کچھ لوگ بطور مزارع نہ صرف زمین میں ہل چلانے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے یہاں آباد ہوئے بلکہ ان کی نیت یہ بھی تھی کہ اگر ہم جماعت کی زمینوں پر کام کریں گے تو ہمیں دنیوی فائدہ بھی ہوگا۔ اور روحانی فائدہ بھی۔ اور روحانی طور پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ہم وارث بنیں گے۔ ایسے لوگ اپنی اپنی نیت اور اخلاص اور عمل کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں گے (اللہ تعالیٰ سب کا انجام بخیر کرے)

پھر زمینوں کا جو انتظام ہے، اس میں جیسا کہ میں نے کہا ہے کوئی تو منیجر ہے، کوئی منشی ہے، کوئی اکاؤنٹنٹ ہے۔ کوئی دوسرے کام کر رہا ہے۔ اور پھر کچھ احمدی بحیثیت ہاری اور مزدور کام کر رہے ہیں۔

جہاں تک منتظمین کا تعلق ہے وہ بھی انسان ہیں اسی طرح جس طرح کہ یہاں بسنے والے ہاری اور مزدور انسان ہیں۔ اور ہر دو کے لئے غلطی کے ارتکاب کا ایک جیسا امکان ہے۔ جس طرح ہاری غلطی کر سکتا ہے۔ اسی طرح منتظم اور افسر بھی غلطی کر سکتا ہے۔ افسران مقامی کی غلطیوں کی اصلاح کے لئے ان کے اوپر مرکزی نظام ہے مگر بوجہ دور ہونے کے پوری تفصیل مرکز کے سامنے نہیں جا سکتی۔ اس لئے گاہے گاہے وہاں سے اعلیٰ افسر یہاں آتے رہتے ہیں۔ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی دستور تھا۔ کہ آپ سال میں ایک یا دو بار ان زمینوں کا دورہ کرتے تھے۔ اور تمام حالات کا جائزہ لیتے تھے۔ جہاں غلطی دیکھتے تھے اس کی اصلاح فرما دیتے تھے۔

دوست یاد رکھیں کہ

غلطی کی اصلاح کے لئے

ایک مناسب طریق ہے جو اسلام نے ہمیں بتایا ہے اور وہ یہ ہے کہ شکایت کرنے والا اپنا نام چھپائے نہیں۔ بغیر نام کے جو شکایت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آتی تھی وہ پھاڑ کر پھینک دی جاتی تھی۔ جو بے نام شکایت میرے پاس آتی ہے میں بھی پھاڑ کر پھینک دیا کرتا ہوں

اس سفر کے دوران بھی بعض شکایتیں بے نام آئی ہیں۔ میں

نے انہیں پھاڑا اور پھینک دیا۔ کیونکہ جب تک کوئی شخص جرأت کے ساتھ اپنا نام نہیں لکھتا بلکہ بزدلی دکھاتے ہوئے اپنے نام کو چھپاتا ہے۔ اس کی شکایت قابلِ اعتناء نہیں ہوتی۔

اسی طرح یہ لکھ دینا کہ ہم تمام مزارعین ناصر آباد یا محمود آباد یا فلاں نگر یہ شکایت کرتے ہیں یہ بھی غلط طریق ہے۔ یہ ضروری ہے کہ جو آدمی شکایت کرے یا شکایت کریں وہ اپنا نام بھی لکھے یا لکھیں۔ دوسرے یہ کہ جو کچھ لکھا جائے وہ صحیح اور درست ہو۔

اسی سفر میں ایک دوست نے ناصر آباد میں میرے پاس ایک شکایت کی اور بظاہر دو اور آدمیوں کے بھی دستخط کرائے یا انگوٹھے لگوائے ان میں سے جب ایک دوست کو پوچھا گیا کہ آپ کو کیا شکایت پیدا ہوئی تو انہوں نے کہا کہ مجھے یہ بھی علم نہیں کہ کسی شخص نے کوئی شکایت لکھی ہے۔ اور میری طرف سے خواہ مخواہ انگوٹھا لگا دیا ہے۔

تو اگر اس قسم کی غلط بات ابتدائی تحقیق میں ہی ہمارے سامنے آجائے تو ہم شکایت پر غور ہی نہیں کرتے کیونکہ شکایت کنندہ نے خود ہی ایک غلط بات لکھ کر اپنے خلاف فیصلہ کرا دیا۔

اس کے برعکس

...میں نے یہ بھی دیکھا ہے

کہ بعض لوگ اتنی صفائی اور تفصیل سے بات لکھتے ہیں کہ جو ان کی غلطی ہو اسے بھی سامنے لے آتے ہیں اور ان کے خیال میں جو دوسرے کی غلطی ہو وہ بھی بغیر کسی پیچ، بغیر کسی مبالغہ اور بغیر کسی خلاف واقع بات بیان کرنے کے سامنے رکھ دیتے ہیں بڑی آسانی رہتی ہے۔ اس پیش کردہ مفصل معاملہ سے انسان فوراً صحیح نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے اور اس کی شکایت بھی دُور ہو جاتی ہے۔ اگر واقع میں کوئی شکایت ہو بھی اور تحقیق کرنے والے افسر کو بھی وقت ضائع نہیں کرنا پڑتا اور نہ ہی پریشانی اٹھانی پڑتی ہے۔

لوگ جانتے ہیں کہ قادیان کے زمانہ میں ایک لمبے عرصہ تک میں مجلس خدام الاحمدیہ کا صدر بھی رہا ہوں اور جو اس قسم کے منتظم ہوتے ہیں ان کے خلاف شکایات پیدا ہو جانا عام بات ہے ہزاروں ہزار آدمی سے واسطہ پڑتا ہے۔ کبھی انسان غلطی کرتا ہے کبھی شکایت کرنے والا غلطی کر رہا ہوتا ہے۔

مجھے یاد ہے

ایک دفعہ ایک دوست خدام میں سے میرے پاس آئے اور کہا کہ آپ نے جو فیصلہ میرے خلاف کیا ہے درست نہیں ہے۔ اور میں آپ کے فیصلہ کے خلاف حضرت مصلح موعود (رضی اللہ عنہ) کے پاس اپیل کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے انہیں کہا کہ خدام الاحمدیہ کے قواعد کی رو سے آپ صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے فیصلہ کے خلاف خلیفۂ وقت کے حضور اپیل نہیں کر سکتے کیونکہ اپیل ایک قانونی حق ہے۔ جب قانون وہ حق دے تو کسی کو ملتا ہے۔ اور اگر قانون وہ حق نہ دے تو اسے نہیں ملتا۔ خدام الاحمدیہ کے متعلق جو قواعد حضرت مصلح موعودؓ نے منظور کئے ہوئے ہیں ان میں حضور نے خدام کو یہ حق نہیں دیا کہ وہ صدر مجلس کے فیصلہ کے خلاف خلیفۂ وقت کے پاس اپیل کریں۔ لیکن میں نے ان کو توجہ دلائی کہ

خلیفۂ وقت کا دروازہ

شکایت کے لئے ہر وقت کھلا ہے۔ آپ اپیل تو نہیں کر سکتے کیونکہ قانونی چیز ہے لیکن آپ میرے فیصلہ کے خلاف شکایت کر سکتے ہیں۔ یہ سُن کر انہوں نے کہا میں سوچوں گا لیکن ابھی میرا جی شکایت کرنے کو نہیں چاہتا۔ ہاں اگر اپیل کرنے کا حق ہوتا تو میں اپیل کر ڈالتا۔

لیکن بعد میں انہوں نے سوچ کر یہ فیصلہ کیا کہ وہ شکایت کریں گے۔ ہزارہا واقعات گزرے ہیں ان میں سے یہ واقعہ مجھے اس لئے یاد رہا ہے کہ اس کا میری طبیعت پر بڑا گہرا اثر ہوا تھا۔ انہوں نے حضور رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جو شکایت لکھی اس میں انہوں نے کوئی بات نہیں چھپائی۔ نہ اپنے متعلق نہ ہمارے متعلق سارے واقعات کی پوری تصویر انہوں نے حضور کی خدمت میں پیش کر دی۔ اس پر حضرت صاحب (رضی اللہ عنہ) کا یہ نوٹ انہیں واپس ملا "کہ ان حالات میں صدر مجلس تمہارے خلاف یہ فیصلہ نہ کرتا تو اور کیا ہوتا؟"

اس سے ان کو بھی تسلی ہو گئی۔ اگر وہ حضرت صاحب کو مختصر سی یا مشتبہ سی یا غلط رپورٹ دیتے تو حضور (رضی اللہ عنہ) اس کے متعلق ہم سے رپورٹیں لیتے اس طرح حضور کا وقت بھی ضائع ہوتا۔ مگر اس نوجوان نے نہایت دیانت داری کے ساتھ سارے کے سارے صحیح حالات بیان کر دئے۔ اور جب اس کی شکایت پر وہ نوٹ آیا تو اس کو تسلی ہو گئی۔ کیونکہ خلیفۂ وقت کے فیصلے سے ننانوے ہزار نو سو ننانوے آدمیوں کو تسلی ہو جاتی ہے۔ البتہ جس کے اندر ایمان کی کمزوری ہو اسے تسلی نہیں ہوتی۔ بڑی بھاری اکثریت الٰہی سلسلوں کی ایسی ہوتی ہے کہ ان کو سمجھ آئے یا نہ آئے خلیفۂ وقت کے فیصلہ پر ان کے دل تسلی پا جاتے ہیں۔

تو

شکایت کا راستہ ہمیشہ کھُلا ہے

آپ اپنا نام لکھیں اور صحیح واقعات لکھیں، غلط واقعات نہ لکھیں۔ اگر آپ اس طرح کریں گے تو آپ کی شکایت دُور ہو جائے گی۔ لیکن اگر آپ آدھی بات صحیح لکھیں گے اور آدھی بات غلط لکھیں گے تو نتیجہ یہ ہو گا کہ جس نے غلطی کی اس کے خلاف بھی تعزیری کارروائی کی جائے گی اور آپ کے خلاف بھی کی جائے گی کہ کیوں غلط بیانی سے کام لیا اور پھر خلیفۂ وقت کے سامنے!!!

سو شکایت کا دروازہ کھلا ہے اور جب تک خلافتِ راشدہ قائم ہے یہ دروازہ کھلا رہے گا۔ اس سلسلہ میں اگر بعض افسر اس چیز کو بُرا مناتے ہیں تو میں انہیں نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ قطعاً اسے بُرا نہ منائیں کیونکہ اگر آپ نے یہ دروازہ بند کر دیا تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ آپ نے لوگوں کے دلوں کی تسلی اور اطمینان کا دروازہ بند کر دیا۔

"شکایت" کے لئے کسی پراپر چینل Proper Channel یعنی افسروں کی وساطت سے جانا بھی ضروری نہیں ہے۔ اپیل کے لئے یہ ضروری ہے کیونکہ وہ قانونی چیز ہے۔ قانون یہ کہتا ہے کہ اگر افسر کے خلاف اپیل کرنی ہو تو اس افسر کی وساطت سے لکھو تا کہ وہ اپنا نوٹ بھی دیدے۔ لیکن جس نے شکایت کرنی ہو اس کے لئے ایسا کرنا ضروری نہیں ہے۔ سیدھا راستہ کھلا ہے وہ شکایت کے لئے ہر وقت خلیفۂ وقت کا دروازہ کھٹکھٹا سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے کہ میری یہ شکایت ہے اسے دُور کیا جائے۔

تو اگر کوئی شخص شکایت کرتا ہے تو افسران اور عہدیداران کو بُرا نہیں منانا چاہیئے بلکہ ایک لحاظ سے خوش ہونا چاہیئے کہ بجائے اس کے کہ لوگ اِدھر اُدھر باتیں کریں معاملہ اوپر چلا گیا ہے۔ اس طرح ان کی اپنی پوزیشن واضح ہو جائے گی۔ شکایات عموماً غلط بیانی پر مبنی نہیں ہوتیں بلکہ غلط فہمی پر مبنی ہوتی ہیں۔

اس لئے میں عہدیداروں کو کہتا ہوں کہ ایسی شکایتوں کو بُرا منا کر خفگی کا اظہار نہ کیا کریں۔

دوسرے میں

عہدیداروں اور افسروں کو یہ کہنا چاہتا ہوں

کہ اگر کسی ہاری یا مزدور کو کسی قسم کی شکایت ہو اور آپ سمجھتے ہوں کہ وہ شکایت غلط ہے تو آپ اسے بُلا کر سمجھائیں اور بتائیں کہ واقعہ دراصل یہ ہے۔ تو عام طور پر اس کی تسلی ہو جائے گی۔ ہمارے زمینداروں میں سے ایک حصہ اَن پڑھ ہے وہ لکھ پڑھ نہیں سکتا۔ وہ کچھ سوچتا ہے، کچھ سُنتا ہے۔ اور پھر اس کا غلط نتیجہ نکالتا ہے۔ ہاریوں کا یہاں حساب کتاب تو رہتا ہے اگر رجسٹر سامنے رکھ کر آرام سے، تحمل سے، پیار سے اس کو سمجھایا جائے کہ تم جو خیال کر رہے ہو وہ صحیح نہیں۔ دراصل حالات یہ ہیں۔ ہم نے اس طرح کیا ہے۔ تمہاری کوئی حق تلفی نہیں ہوئی تو سَو میں سے ننانوے آدمی سمجھ جائیں گے۔ ممکن ہے بعض بدظنی کریں اور شکایت اوپر لے جائیں لیکن سَو میں سے ننانوے آدمی سمجھ جائیں گے۔

پس ایک تو زمینیں سنبھالنے کا نظام ہے اس کے متعلق میں نے کچھ باتیں مختصراً بیان کر دی ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے زندگی دی اور توفیق بخشی تو اگلے دورے کے لئے لمبا وقت رکھیں گے اس طرح زیادہ افراد کی شکایات سنی جا سکیں گی اور ان کی تکالیف کا ازالہ بھی کیا جا سکے گا۔ اس دورہ میں زیادہ لوگوں سے الگ الگ نہیں مل سکا۔ عموماً بیس بیس، تیس تیس، چالیس چالیس، پچاس پچاس لوگ اکٹھے ملتے رہے جس کی

وجہ سے وہ لوگ جن کو کوئی تکلیف یا الجھن یا کوئی پریشانی تھی مثلاً بچوں کی پڑھائی کے سلسلہ میں یا اپنی شادی کے سلسلہ میں یا زمینوں کے سلسلہ میں وہ بیان نہیں کر سکا اور نہ تنہائی میں اپنے نجی معاملہ کے لئے دعا کے لئے کہہ سکا۔

یہاں یہ بتا دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ

دعا کے متعلق

[redacted]

آپ میں سے کسی شخص کو یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ بندہ کی ہر دعا ضرور قبول کرتا ہے وہ تو قادرِ مطلق ہستی ہے۔ جب چاہتا ہے اپنی منواتا ہے۔ اور جب اپنا احسان اور فضل کرنا چاہتا ہے تو پھر اپنے ایک عاجز، نحیف اور بے بس بندے کی التجا قبول کرتا اور دعا کو سنتا ہے اور اس طرح اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہے۔ کبھی کسی شخص کے دل میں یہ خیال پیدا نہیں ہونا چاہیئے کہ میں یا کوئی اور شخص اپنی ہر ایک بات خدا تعالےٰ سے منوا لے گا (نعوذ باللہ من ذالک) خدا ہمارا خادم تو نہیں ہے وہ تو ہمارا آقا ہے۔ ساری قدرتیں اسے ہی حاصل ہیں اور اپنے جلال اور قدرتوں کے اظہار کے لئے اس نے یہ طریق رکھا ہے کہ بعض دفعہ تم ساری عمر دعائیں کرتے رہو۔ آخری وقت تک وہ کہتا ہے کہ میں نہیں سنتا۔ کون ہے جو زبردستی اسے منوا سکے؟ اور جب تفضل کرنے پر آتا ہے تو سر کے اشارے کو بھی دعا سمجھ لیتا ہے اور قبول کر لیتا ہے۔ ہماری زندگی میں بہت سے ایسے واقعات گزرے ہیں کہ منہ سے لفظ نہیں نکالا صرف اشارہ کیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے کہا کہ اس وقت اس بندے کی دعا اسی طرح قبول کرو۔ ۱۹۵۴ء کی بات ہے

جب میں کالج بنوا رہا تھا

تو ہمارا ایک بہت بڑا لینٹل پڑ رہا تھا اور سو ڈیڑھ سو سیمنٹ کی بوری ریت اور بجری میں ملی ہوئی ساتھ کی چھت پر پڑی تھی تو کیا دیکھتے ہیں کہ شمال کی طرف سے کالا بادل اٹھا ہے۔ اگر وہ برس جائے تو سو ڈیڑھ سو بوری جماعتِ احمدیہ کا نقصان ہوتا ہے اس وقت میرے دل میں تحریک ہوئی (ایسی تحریک بھی دراصل خدا تعالےٰ ہی کرتا ہے) کہ اگر بادل برسے تو میرا ذاتی نقصان تو نہ ہوگا۔ اگر ہوگا تو خدا تعالےٰ کی جماعت کا ہوگا اس لئے اس وقت بادلوں کو کہنا چاہیئے کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ چنانچہ میں نے سر اٹھایا۔ اس وقت بہت سے آدمی موجود تھے اس لئے میں نے منہ سے کوئی بات نہیں نکالی صرف سر سے ہلکا سا اشارہ کیا کہ "بادلو! ایک طرف ہٹ جاؤ"۔ ساتھ ہی ہم اپنا کام بھی کرتے رہے۔ ہم سے نصف میل کے فاصلہ پر بڑی تیز بارش ہوئی اور سارا دن بادل منڈلاتے رہے لیکن ہمارے ہاں بارش نہیں ہوئی۔

تو جب خدا تعالےٰ ماننے پر آتا ہے تو اس طرح بھی مان لیتا ہے۔ اور کبھی ساری عمر ایک دعا کرتے رہو وہ نہیں مانتا۔ اس پر کسی کا زور تو نہیں ہے۔ جب مانتا ہے تب بھی اپنی قدرت کا اظہار کر رہا ہوتا ہے۔ جب نہیں مانتا تب بھی اپنے جلال کا مظاہرہ کر رہا ہوتا ہے۔ کبھی دعا سنکر امتحان لیتا ہے۔ کبھی نہ سنکر آزمائش کرتا ہے۔ خادم خادم ہی ہے اور آقا آقا ہی ہے۔ اگر مانے تو اس کا احسان اگر نہ مانے تب بھی ہم خادم اس دروازہ سے بھاگ کر کہاں جائیں گے۔

میں بتا رہا تھا کہ

توجہ کے ساتھ بات سننے سے

صرف اس بات کا اظہار کرنے سے کہ ہمارے دلوں میں تمہاری ہمدردی ہے۔ جہاں تک ہمارے بس میں ہوگا، جہاں تک قانون نے ہمیں اجازت دی۔ جہاں تک یہ سوال ہوگا کہ ہمارے سلسلے کو کوئی نقصان پہنچے گا ہم ہر طرح تمہاری خدمت کرنے کے لئے، تمہارا خیال رکھنے کے لئے، تمہاری تکلیف دور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہر ہاری اتنی بشاشت سے رہیگا کہ آپ اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔

لیکن جو لوگ مزارع اور کام کرنے والے ہیں میں ان سے بھی کہوں گا کہ اگر تو آپ نے گندم بو کر گندم ہی لینی ہے تو دنیا میں اور بہت سی زمینیں پڑی ہوئی ہیں آپ وہاں جا کر گندم بوئیں اور زمینیں آباد کر لیں۔ لیکن اگر آپ نے گندم بو کر صرف گندم ہی نہیں کاٹنی ہے بلکہ گندم کے ساتھ ساتھ خدا کے فضلوں کو بھی سمیٹنا ہے اور اپنے "کوٹھوں" کو گندم کے ساتھ ساتھ خدا کے فضلوں سے بھی بھرنا ہے تو پھر آپ کی ذمہ داریاں عام ہاریوں سے زیادہ ہیں۔ آپکو زیادہ دیانتداری سے، آپکو زیادہ محنت سے، آپ کو زیادہ شوق سے کام کرتے ہوئے زیادہ دعاؤں سے کام لینا پڑے گا۔ اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو احمدی ہاریوں اور دوسرے ہاریوں میں کیا فرق رہے گا؟

پھر یہ جو فارم کا نظام ہے اس کے ساتھ

دو اور نظام لگے ہوئے ہیں

اور بعض دفعہ ان کا آپس میں تصادم ہو جاتا ہے۔ حالانکہ یہ تصادم نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کی کوئی وجہ بھی نہیں ہے۔

ایک جماعتی نظام ہے یہاں امیر مقامی ہوتا ہے (اور بہت جگہ میں نے دیکھا ہے کہ فارم کا مینیجر اور ہے اور جماعت کا پریذیڈنٹ یا امیر اور ہے) پھر ضلع کا امیر ہوتا ہے۔ پھر علاقہ کا امیر ہوتا ہے۔

بعض دفعہ ضلع یا علاقہ کا امیر یہ خیال کرتا ہے کہ چونکہ میں ضلع کا امیر ہوں۔ اور یہ احمدیوں یا جماعت کی فارمیں ہیں اس لئے میرا حق ہے کہ میں ان میں دخل دوں حالانکہ اس کا کوئی حق نہیں ہے کہ وہ فارم کے انتظام میں دخل دے۔ تعلق ہی کوئی نہیں ہے۔ امیر مقامی یا امیر ضلع یا امیر علاقائی کا کہ وہ فارم کے کاموں میں دخل دے۔ اسکی ساری ذمہ داری مینیجر پر یا اگر اسکے اوپر ایجنٹ ہے تو ان پر ہے اور مرکز کے سامنے وہی جوابدہ ہیں امیر ضلع یا امیر علاقائی جواب دہ نہیں۔

دوسری طرف بعض دفعہ یہ ہوتا ہے

کہ فارم کا مینیجر یا ایجنٹ سمجھتا ہے کہ میں واقفِ زندگی ہوں اور میں نے ساری عمر سلسلہ کے لئے وقف کی ہوئی ہے اس لئے میں جماعتی نظام سے بھی آزاد ہوں۔ کیونکہ میں تو مرکز کے سامنے جوابدہ ہوں۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ تم مرکز کے سامنے جواب دہ ہو لیکن جواب دہ ہو صرف ان کاموں کے متعلق جو فارم کی بہبود کے لئے کرتے ہو۔ جن چیزوں اور کاموں کا تعلق اسٹیٹ سے نہیں ہے بلکہ جماعتی نظام سے ہے۔ ان کے متعلق تم مرکز کے سامنے جواب دہ نہیں۔ جن چیزوں کا تعلق نظامِ جماعت سے ہے ایک واقفِ زندگی سے خواہ وہ مینیجر ہو یا ایجنٹ، ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ جماعتی نظام کو دوسروں کی نسبت زیادہ بشاشت کے ساتھ قبول کریگا اور باقی سب کے لئے نمونہ بنے گا۔

دونو طرف سے غلطیاں ہو جاتی ہیں

امیر ضلع یہ سمجھتا ہے کہ میں یہاں بھی دخل دے سکتا ہوں کیونکہ میں امیر ضلع ہوں اور جو مینیجر یا ایجنٹ ہے وہ سمجھتا ہے کہ میں انچارج ہوں اس سارے علاقے کا (فارم کا) اور جواب دہ ہوں مرکز کے سامنے اس لئے امیر ضلع کے سامنے جواب دہ نہیں۔ حالانکہ جماعتی کاموں کے متعلق اس کو بہر حال جماعتی نظام کے عہدیدار کے سامنے جواب دینا پڑے گا۔

تیسرا نظام وہ ہے

جو اسٹیٹ کے نظام سے بھی مختلف ہے۔ اور جماعتی نظام (جو امراء اور پریذیڈنٹوں والا نظام ہے اس) سے بھی مختلف ہے اور وہ ہے ہمارا اصلاح و ارشاد کا نظام۔ جو مربی کہیں جاتا ہے وہ کسی امیر کے ماتحت نہیں ہوتا ہے نہ کسی ایجنٹ کے ماتحت ہوتا ہے۔ مربی نمائندہ ہے مرکز کا اور خلیفۂ وقت کا۔ بہت سے امراء نے جو اپنے آپ کو دنیوی لحاظ سے زیادہ اثر و رسوخ والا اور مالدار سمجھتے ہیں بعض دفعہ مربیوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا ہے جو نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ اس پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے انہیں سختی سے ڈانٹا اور اصلاح کی۔ تم اگر لاکھ روپیہ یا دو لاکھ یا پانچ لاکھ روپیہ سالانہ کماتے ہو تو اپنے گھر میں امیر ہو گے۔ مربی مرکز کا نمائندہ ہے تمہیں بہر حال اس کے سامنے جھکنا پڑے گا خواہ تم بڑی جماعت کے ہی امیر کیوں نہ ہو۔ مربی امراء سے آزاد ہیں۔

مربیوں کے متعلق آپ کی ذمہ داری یہ نہیں ہے کہ آپ ان کو زردہ یا پلاؤ یا دیگر قسم کے عمدہ کھانے کھلائیں قطعاً نہیں۔ بلکہ میں اپنے

مربیوں سے توقع رکھتا ہوں

کہ سوائے اسکے کہ وہ مجبور کر دئے جائیں حتی الوسع اُس جیب خرچ یا سفر خرچ سے جو انہیں ملتا ہے اپنے کھانے کا خود انتظام کریں گے۔ یہ صحیح ہے کہ بعض جماعتیں کھانے کے لئے مجبور کر دیتی ہیں۔ وقفِ عارضی کے متعلق بار بار سمجھایا گیا ہے لیکن پھر بھی واقفین عارضی لکھتے ہیں کہ جماعتیں بہت مجبور کرتی ہیں کہ ہم ان کا پیش کردہ کھانا ضرور کھائیں ورنہ ہمارا ناک کٹ جائے گا۔ حالانکہ ہمارے واقفین عارضی کو بنیادی ہدایت یہی ہے کہ جہاں جاؤ ان کا کھانا نہ کھانا اپنے کھانے کا خود انتظام کرنا۔ اگر اس قسم کے حالات مربی کو پیش آئیں اور وہ مجبور ہو جائے تو جب تک ہم جماعت کی ذہنیت کو بدل نہ دیں ایسی مجبوری کے سامنے اسے سر جھکانا پڑے گا۔ لیکن مربی کے احترام اور عزت کے مقام کا بہر حال آپ کو خیال رکھنا پڑے گا۔

بعض جگہ مربی جاتا ہے تو وہاں کے دولتمند یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی ذلیل آدمی آگیا ہے حالانکہ جس شخص نے اپنی زندگی خدا تعالیٰ کے لئے وقف کر رکھی ہو۔ جس شخص نے ایک لمبے عرصہ تک خدا کے دین کو سیکھا ہو۔ تا بنی نوع انسان کو روحانی فائدہ پہنچا سکے۔ اور جس نے بہت کم گزارے پر دین کے لئے زندگی گزارنے کا اپنے رب سے عہد کیا ہو۔ وہ شخص جب آپ کے پاس آتا ہے تو گویا رب العزۃ کے در کا غلام آتا ہے۔ سب عزتیں تو خدا کی ہیں اور جو خدا کے در کا فقیر بن گیا۔ اس سے زیادہ معزز اور کون ہو سکتا ہے۔ لیکن بعض پیسے والے دنیادار، دنیا کی عزت رکھنے والے یا باعزت پیسے والے مثلاً ڈاکٹری ایک ایسا پیشہ ہے کہ بڑوں بڑوں کو اس کی وجہ سے ڈاکٹر کے سامنے جھکنا پڑتا ہے۔ وزیر اسکے واقف ہوتے ہیں ڈپٹی کمشنر واقف ہوتے ہیں اور اور بہت سے لوگ ان کے واقف ہوتے ہیں وغیرہم اگر یہ سمجھیں کہ ان کی عزت اتنی بڑی ہے۔ کہ انہیں جماعت میں مربی سے زیادہ باعزت سمجھا جانا چاہیئے۔ اور انہیں مربی کو وہ عزت دینے اور اس کا احترام کرنے کی ضرورت نہیں جو اس کا حق ہے۔ تو اس سے زیادہ بیوقوفی کا مظاہرہ اور کیا ہوگا؟ کیونکہ عزت تو خدا کے در سے ملتی ہے۔ اور جو خدا کا ہو گیا۔ ساری عزتیں اس کی گھر میں ہیں۔ اس سے بڑھکر اور کون معزز ہوگا۔

تو

یہ بین نظام

مستقل طور پر چل رہے ہیں۔ چوکس رہنا چاہیئے کہ کبھی ان میں تصادم نہ ہو۔ کیونکہ جب تصادم ہوگا تو کوئی نہ کوئی ضرور تکلیف اٹھائے گا۔ صدر انجمن کے پاس شکایت جائیگی یا امور عامہ کیس کو اپنے ہاتھ میں لے گا یا میرے پاس شکایت آئیگی تو مجھے تو کسی کا ڈر نہیں! میں تو خدا کی عظمت اور اس کے جلال کے قیام اور خدا کے قائم کردہ سلسلہ کی عزت کے قیام کے لئے ساری دنیا سے بھی نہیں ڈرتا۔ ایک یا دو آدمیوں کی تو بات ہی کیا نہیں۔

میں چونکہ خطبہ کو مختصر کرنا چاہتا ہوں۔ اسلئے دوستوں سے

ایک آخری بات

کہدیتا ہوں۔ وہ یہ کہ جتنے خلفاءِ راشدین ہوئے ہیں (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سے خلافتِ راشدہ شروع ہوئی۔ پھر اس خلافت کے بعد کچھ اور لوگ آ گئے۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے پھر خلافت کا مضبوط نظام قائم فرمایا۔ اور یہ نظام اس وقت تک قائم رہے گا۔ جب تک کہ جماعت اپنے آپ کو خدا کی نگاہ میں اس انعام کی مستحق ثابت کرتی جائے گی۔) ان تمام خلفاء کے حالات کا مطالعہ کرو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ وہ تمام خلفاء تذلل اور فروتنی اور عاجزی کی راہوں کو اختیار کرتے چلے آئے ہیں۔ میں نے بھی خدا کے حکم کے مطابق اس کی رضا کے لئے اور تمام خلفاء راشدین کی سنت کے مطابق عجز کی راہوں کو اختیار کیا ہے۔ میں آپ میں سے آپ کی طرح کا ہی ایک انسان ہوں اور آپ میں سے ہر ایک کے لئے اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اتنا پیار پیدا کیا ہے۔ کہ آپ لوگ اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے بعض دفعہ سجدہ میں میں جماعت کے لئے اور جماعت کے افراد کے لئے

[illegible]

یوں دعا کرتا ہوں

کہ اے خدا! جن لوگوں نے مجھے خطوط لکھے ہیں۔ ان کی مرادیں پوری کر دے، اے خدا! جو مجھے خط لکھنا چاہتے تھے۔ لیکن کسی سستی کی وجہ سے نہیں لکھ سکے ان کی مرادیں بھی پوری کر دے اور اے خدا! جنہوں نے مجھے خط نہیں لکھا اور نہ انہیں خیال آیا ہے کہ دعا کے لئے خط لکھیں اگر انہیں کوئی تکلیف ہے۔ یا ان کی کوئی حاجت اور ضرورت ہے۔ تو ان کی تکالیف کو بھی دور کر دے اور حاجتیں بھی پوری کر دے۔

لیکن بعض دفعہ بعض نادان فنا اور نیستی کے اس مقام کو کمزوری سمجھنے لگ جاتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی عاجزی کی راہ کو اختیار کیا حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد جو خلفاء اور مجدد ہوئے۔ انہوں نے بھی عجز کے اسی راستے کو اختیار کیا۔ تو بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ شخص بڑا کمزور ہے کیونکہ یہ عاجزی اختیار کرتا ہے۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی عظمت کا کچھ ایسا جلوہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور دنیا کی ساری مخلوق کو بھی مردہ سمجھتے ہیں نہ ہی اپنے آپ کو کچھ سمجھتے ہیں۔ نہ دنیا کو کچھ سمجھتے ہیں۔ اور اس عجز کی وجہ سے وہ

اللہ تعالیٰ کی اعجازی قدرت کا مظہر

بن جاتے ہیں گویا ایسے لوگوں کے لئے فنا اور نیستی کے مقام سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک چشمہ پھوٹتا ہے۔ اسلئے دنیا کی کوئی طاقت انہیں مرعوب نہیں کر سکتی انہیں ساری دنیا کے مال بھی کوئی لالچ نہیں دے سکتے۔ جب خدا کا یا اسکے دین کا معاملہ ہو تو کسی دوسرے کے سامنے ان کا سر جھکا نہیں کرتا۔ ورنہ وہ تو ایک فقیر اور مسکین کے سامنے بھی جھک رہے ہوتے ہیں۔ اور عاجزی دکھا رہے ہوتے ہیں۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کے فعل اور قول کا اور خدا تعالیٰ کے نام اور اس کی عظمت کا دنیا اور دنیاداروں سے تصادم ہو جائے۔ تو پھر دنیا ان کے پاؤں کی خاک بھی نہیں ہوتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ خود ان کا مربی اور معلم ہوتا ہے۔ آپ اس بات کو اچھی طرح یاد رکھیں۔

پس یا تو ہمارا یہ عقیدہ ہی غلط ہے کہ خلیفہ وقت ساری دنیا کا استاد ہے۔ اور اگر یہ سچ ہے اور یقیناً یہی سچ ہے تو دنیا کے عالم اور دنیا کے فلاسفر شاگرد کی حیثیت سے ہی اسکے سامنے آئیں گے۔ استاد کی حیثیت سے اس کے سامنے نہیں آئیں گے۔

تو

خلیفۂ وقت کا انکسار

اس کی عاجزی و فروتنی، اس کا تذلل یہی اس کا مقام ہے اور وہ اس ایمان اور یقین پر قائم ہوتا ہے کہ میں لاشیٔ محض ہوں۔ کچھ بھی نہیں ہوں۔ نہ علم ہے مجھ میں نہ فراست ہے مجھ میں۔ نہ ہی کوئی طاقت ہے مجھ میں۔ اگر کچھ ہے تو وہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے۔ وہ جتنا علم دے جتنی طاقت دے، جتنی فراست دے اسی کی عطا ہے اور اسی کے جلال اور عظمت کے لئے خرچ کی جاتی ہے کہیں بھی اس کا اپنا وجود نظر نہیں آتا۔ مٹی کے ذرات ہوا میں بکھر جاتے ہیں تب بھی ان کا کچھ وجود ہوتا ہے۔ لیکن ایسے شخص کا وجود اتنا بھی باقی نہیں رہتا۔

تو میں آپکو وضاحت کے ساتھ بتانا چاہتا ہوں کہ جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ آپ کا خلیفہ بنائے گا۔ اسکے دل میں آپ کے لئے بے انتہا محبت پیدا کر دے گا اور اسکو یہ توفیق دے گا کہ وہ آپ کے لئے اتنی دعائیں کرے کہ دعا کرنے والے ماں باپ نے بھی آپ کے لئے اتنی دعائیں نہ کی ہوں گی اور اسکو یہ بھی توفیق دے گا کہ آپ کی تکلیفوں کو دور کرنے کے لئے ہر قسم کی تکلیف وہ خود برداشت کرے اور بشاشت سے کرے اور آپ پر احسان جتائے بغیر کرے۔ کیونکہ وہ خدا کا نوکر ہے۔ آپ کا نوکر نہیں ہے۔ اور خدا کا نوکر خدا کی رضا کے لئے ہی کام کرتا ہے۔ کسی پر احسان رکھنے کے لئے کام نہیں کرتا۔ لیکن اس کا یہ حال اور اس کا یہ فعل اس بات کی علامت نہیں ہے۔ کہ اسکے اندر کوئی کمزوری ہے اور آپ اس کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ وہ کمزور نہیں۔ خدا کے لئے اس کی گردن اور کمر ضرور جھکی ہوئی ہے۔ لیکن خدا کی طاقت کے بل بوتے پر وہ کام کرتا ہے۔ ایک یا دو آدمیوں کا سوال ہی نہیں میں نے بتایا ہے کہ ساری دنیا بھی مقابلہ میں آجائے تو اس کی نظر میں کوئی چیز نہیں۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

کے زمانہ خلافت کے ابتداء میں جب عظیم فتنہ نے سر اٹھایا اور اس لشکر کے بھجوانے یا نہ بھجوانے کا سوال پیدا ہوا جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے تیار کیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ مدینہ کی گلیوں میں مسلمان بچوں اور عورتوں کی لاشیں کتے گھسیٹتے پھریں تو بھی مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم ضرور جاری ہوگا۔

انہوں نے ایسا اسلئے کہا اور اسلئے کیا کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا ایسا جلوہ ظاہر ہو چکا تھا کہ ساری دنیا ان کے لئے مردہ کی حیثیت رکھتی تھی۔ اصل زندگی تو اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اور پھر خدا تعالیٰ کی دین اور عطا کے نتیجہ میں اصلی زندگی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام، آپ کی عزت، آپ کی عظمت اور جو آپ نے فیصلے فرمائے ہیں۔ ان کا قیام اہم ہے اسکے لئے ساری دنیا مر جائے اور سارے مسلمانوں کو قربان ہونا پڑے تو ہو جائیں۔ لیکن جو کچھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اسکے خلاف نہیں ہو سکتا۔ غنا کا جذبہ بھی اللہ تعالیٰ ہی اپنے عاجز بندوں کے دلوں میں پیدا کرتا ہے۔ وہ کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتے۔ جس طرح خدا تعالیٰ الغنی ہے۔ ان کو بھی وہ غنی بنا دیتا ہے۔ نہ پیسے کی پرواہ اور محبت اور نہ ہی دنیا کی کسی وجاہت کی محبت ان کے دل میں باقی رہتی ہے وہ تو اپنے وجود سے ہی ختم ہو جاتے ہیں۔

تو کہیں غلطی کر کے کوئی شخص نقصان نہ اٹھائے!!! کوئی یہ نہ سمجھے کہ شاید یہ فروتنی اور عاجزی کہیں کمزوری کا نتیجہ ہے۔ کمزوری کہیں نہیں۔ کمزوری تو اس شخص میں ہو جس کی اپنی کوئی طاقت بھی ہو۔ جس کی اپنی کوئی طاقت ہی نہیں اس کی کمزوری کیسی!!! اس نے جو کچھ بھی لیا ہے۔ اس نے جو کچھ بھی لینا ہے۔ بہرحال آسمان سے لینا ہے۔ اور آسمانی طاقت کے مقابلہ میں آپ زمین کی کونسی طاقت کو لا کر کھڑا کر دیں گے۔!!!

پس اپنے

خدا سے ڈرتے ڈرتے اپنی زندگی کے دن گزاریں

اور سلسلہ عالیہ احمدیہ جو نظام بھی قائم کرتا ہے اس کی پابندی کو اپنی خوش قسمتی سمجھیں۔ کیونکہ اسی میں برکت ہے۔ یہ برکت محض زبانی دعوے نہیں خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت ہمیں بتا رہی ہے کہ

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

مرض اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا حبوب مفید اٹھرا مکمل کورس ۱۵/- اولاد نرینہ کے لئے حبوب اکسیر اولاد نرینہ دوا ۱۵/- مکمل کورس ۱۵/- ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار - ربوہ

مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے والی بہنوں کے لئے

خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں مورخہ ۱۳ ماہ فتح ۱۳۴۵ ہش (۱۳ دسمبر ۶۶ء) تک تعمیر مسجد کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانیوالی بہنوں کے اسماء گرامی معہ ان کی قربانیوں کے بغرض دعا اور منظوری پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دعا فرماتے ہیں۔ نیز فرمایا

جزاھن اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے۔ اور انہیں اور ان کے تمام خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین

ہماری جملہ بہنوں کو چاہیئے کہ جو مسجد ان کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ اسکی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے خاص فضلوں اور رحمتوں کی وارث بنیں نیز اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

جماعت احمدیہ چک ۹۱ ر ۱۰ ضلع ملتان کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۱/۱۲/۶۶ صبح گیارہ بجے پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک و نظم کے بعد مکرم عبدالرب غیرت انسپکٹر بیت المال نے تقریر کی۔ پھر مکرم عزیز محمد صاحب اطہر مربی سلسلہ نے تقریر فرمائی دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر زیر صدارت مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد مکرم مرزا محمد سلیم صاحب اختر مربی سلسلہ اور مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ نے تقریریں کیں۔ جلسہ بعد دعا ختم ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ بوریوالا اور گرد و نواح کی جماعتوں کے احباب بھی شریک جلسہ ہوئے۔ مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام مقامی جماعت نے سرانجام دیا۔

نامہ نگار

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۵ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور دخرابی خون کی وجہ سے سخت بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکمل صحت بخشے۔ آمین

خاکسار خلیل احمد دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

رمضان المبارک ماہ نزول القرآن

تاج کمپنی لمیٹڈ ہر سال ماہ رمضان المبارک کی خوشی میں اپنے ہاں کے طبع کردہ قرآنوں کے ہدیوں میں خاص رعایت دیتی ہے چنانچہ اس سال بہ نسبت گذشتہ سالوں کے اس رعایت میں اضافہ کر دیا ہے یہ رعایت یکم دسمبر ۶۶ء سے شروع ہو کر ۳۱ جنوری ۶۷ء تک جاری رہے گی۔

ہم نے تیس مختلف اقسام کے قرآنوں کے نمونوں کے ایک ایک صفحہ کا مجموعہ تیار کر دیا ہے۔ آپ نمونوں کا مجموعہ ایک کارڈ لکھ کر مفت منگوا لیں اس سے آپ کو اپنے لئے قرآن پاک کا انتخاب کرنا بڑا آسان ہو گا۔

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

خوشخبری

ربوہ کے مقامی احباب کیلئے خاص سہولت

ہم نے دوستوں کی سہولت کے لئے کراکری کے علاوہ ہر قسم کے سائبان و قناتیں تیار کرائے ہیں۔ کرایہ پر حاصل فرمائیں۔

گوندل کراکری سٹور اینڈ ٹینٹ ہاؤس گولبازار ربوہ

فضل عمر فاؤنڈیشن کا چندہ تین گنا کر دیا

ایک مخلص احمدی خاتون کا خط

محترمہ اہلیہ صاحبہ صوبیدار میجر محمد دین صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا ہے۔ میرے خاوند صوبیدار میجر محمد دین صاحب نے دار الپسندی کی جماعت میں فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ میں وعدہ مبلغ یکصد روپیہ لکھوایا تھا۔ مجھے بے حد صدمہ تھا کہ ہماری تنخواہ کم ہے اور اس کے مطابق ہمارا وعدہ بھی کم ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ آمد زیادہ ہو جائے تو وعدہ بڑھا سکوں تو۔ سو اللہ تعالیٰ نے ہم غریبوں کی فریاد سن لی ہے اب میرے خاوند کو بردان فیکٹری میں اچھی ملازمت مل گئی ہے۔ اس لئے اب ان کا وعدہ بجائے ایک سو کے تین سو قبول فرما کر دعا فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانی کو قبول فرما کر مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے نیز میری اولاد کے لئے بھی نیک اور خادم دین ہونے اور الدین کے خدمت گذار ہونے کی دعا فرما دیں۔ میں ایک غیر احمدی خاندان سے احمدی ہوئی تھی میرے تمام رشتہ دار غیر احمدی ہیں۔ ان کے لئے درخواست کرتی ہوں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کو اس نور سے حصہ عطا فرما دے۔ آمین۔ نیز حضور میرے دو بھائی اور ایک بہن کے ہاں نرینہ اولاد نہیں ہے۔ ان کے لئے بھی دعا فرما دیں۔ حضور سب کے لئے دعا فرما دیں اللہ تعالیٰ اولاد جسمانی بھی عطا فرما دے اور روحانی بھی۔ آمین۔

اہلیہ صوبیدار میجر محمد دین صاحب
دوالمیال ضلع جہلم۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

آلۂ مکبّر الصّوت

ہمارے میکو مارکہ (MECO) لاؤڈ سپیکر

بیشتر مساجد اور دینی درسگاہوں میں گذشتہ اٹھارہ برسوں سے نہایت اعلیٰ اور تسلی بخش سروس دے رہے ہیں۔ ہماری گارنٹی اس کی ساخت اور کارکردگی کی ضمانت ہے۔ یہ گارنٹی ہمارے تمام دفاتر دیتے ہیں

محمد ابراہیم اینڈ کمپنی (۱۹۵۲) لمیٹڈ

ہیڈ آفس کراچی	لاہور	راولپنڈی	ڈھاکہ	چٹاگانگ
۱۴/۵۰۰ انویریٹی روڈ صدر	۲۵ دی مال	۹/۵ دی مال	۸۵ موتی جھیل کمرشل ایریا	۲۹۱ صدرگھاٹ روڈ
فون ۵۵۰۳۱ / ۵۵۰۳۲	فون ۶۲۲۷۱ / ۶۲۲۷۲	فون ۶۲۶۸۲	فون ۶۲۶۸۹	فون ۵۵۰۲۳

حب اٹھرا رجسٹرڈ مکمل کورس پورے چودہ روپے ۱۳-۷۵ نرینہ اولاد گولیاں مکمل کورس ۹/- روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

مقامی دوست گولبازار ربوہ سے خرید سکتے ہیں

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے ۱۵ نورِ نظر اولادِ نرینہ کیلئے کورس پچیس روپے ۲۵ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

دو تقاریب

۱- ۱۱ر دسمبر ۶۶ء کو ربوہ میں عزیزہ قمر النساء بنت ڈاکٹر طفیل احمد صاحب ڈار آف تنزانیہ (مشرقی افریقہ) کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح خاکسار کے فرزند عزیزم داؤد احمد سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۴ر اگست ۶۶ء کو پڑھا تھا۔ ۱۱ر دسمبر کو بارات دوپہر کے تین بجے کے قریب محلہ دارالصدر سے روانہ ہو کر ڈاکٹر صاحب کی کوٹھی واقع محلہ دارالرحمت غربی میں پہنچی جس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب محترم مولانا ابوالعطاء صاحب اور محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اور مشرقی افریقہ کے بعض مبلغین کرام نے بھی شرکت فرمائی۔

۲- اسی تقریب میں خاکسار کے دوسرے بیٹے عزیزم ایوب احمد کا نکاح محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے عزیزہ نرگس طاہرہ بنت یوسف علی خان صاحب آف کراچی سے پڑھا۔ خطبہ نکاح میں محترم صاحبزادہ صاحب نے نکاح کی فلاسفی پر لطیف انداز میں روشنی ڈالی۔ اور آخر میں حاضرین سمیت دعا فرمائی۔

قارئین کرام سے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو تقریب کو خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(خاکسار محمد یامین ندیم آف نیروبی حال وارد ربوہ)

اعلانات نکاح

برادرم محمد شفیع اللہ خان گیلانی بی ایس سی آنرز ابن مقبول شاہ صاحب خلیل بی اے ایل ایل بی کا نکاح مورخہ ۲۷ر نومبر ۱۹۶۶ء بروز اتوار مسجد احمدیہ گلی بادشاہ جی پشاور میں قبل از نماز عصر رضیہ الطاف صاحبہ ایم ایس سی بنت محمد الطاف خان صاحب نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع پشاور سے مبلغ آٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم شمس الدین خان صاحب پراونشل امیر سابق صوبہ سرحد نے پڑھا۔

بزرگان جماعت اور جملہ دیگر احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(مختار احمد شاہ خلیل انسپکٹر بیت المال ربوہ حال پشاور)

۲- ۹ر دسمبر بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے محترمہ عزیزہ مسعودہ تبسم صاحبہ بنت محترم خواجہ محمد اقبال صاحب بٹ آف گجرات صدر جماعت احمدیہ میرپور آزاد کشمیر کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیز مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب جنجوعہ کنسٹرکشن انجینئر کوئٹہ ابن مکرم چوہدری عبد الرزاق صاحب آف ملتان کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث بنائے اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ آمین۔ (خاکسار محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ احمدیہ مقیم راولپنڈی)

۳- عزیزم برادرم امتیاز احمد ابن چوہدری احمد جان صاحب پریذیڈنٹ حلقہ پیر الٰہی بخش کالونی کا نکاح رفیعہ رحمٰن صاحبہ بنت ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب آف سانگھڑ سے مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بتاریخ ۲۴ر نومبر بعد نماز مغرب اپنی قیام گاہ پی ای سی ایچ سوسائٹی میں پڑھا اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرما دیں۔

خاکسار افتخار احمد

پیر الٰہی بخش کالونی کراچی۔

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر!
اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ
سے حاصل کریں (مینیجر)

عمارتی لکڑی
ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دریائی کیل۔ پڑتل۔ چیل۔ کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور ۶۰ فیروز پور روڈ لاہور

رشید اینڈ برادرس سیالکوٹ کے
نئے ماڈل کے چولہے
بلحاظ اپنی خوبصورتی مضبوطی تیل کی بچت اور افراط حرارت
دُنیا بھر میں بے مثال ہیں
اپنے شہر کے ہر بڑے ڈیلر سے طلب کریں،

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ
کی
آرامدہ اور دلکش
بسوں میں سفر کریں
(مینیجر)

قابل اعتماد سروس!
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔ (مینیجر)

ترسیل زر اور انتظامی امور
سے متعلق
مینیجر
الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں۔

گمشدہ نقدی
دارالرحمت غربی میں مجھے تھوڑی سی نقدی ملی ہے جن صاحب کی ہو مجھ سے مل کر لے لیں (خاکسار محمد سعید نعت جدید)

ہمدرد نسواں اٹھرا کی گولیاں دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس روپے ۲۰

”وقفِ جدید کی نئی تربیتی کلاس میں کم از کم سو واقفین شامل ہونے چاہئیں“

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

فرمودہ خطبہ جمعہ ۷ر اکتوبر ۱۹۶۶ء بمقام ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

”میرا مطالبہ یہ ہے کہ جنوری ۱۹۶۷ء میں جو نئی تربیتی کلاس شروع ہوگی اس میں کم از کم سو واقفین شامل ہونے چاہئیں۔ اگر جماعت نے میرا مطالبہ پورا کر دیا تب بھی ہمیں ایک سال تک انتظار کرنا پڑے گا۔ کیونکہ کلاس کا نصاب ایک سال کا ہے۔ نئے واقفین جو آئیں گے وہ ایک سال تک تربیت حاصل کریں گے اور اگر وہ سارے کامیاب بھی ہو جائیں تب بھی ایک سال کے بعد ہی ہم ان سو نئے واقفین سے جماعت کی تربیت کا کام لے سکیں گے۔ بہرحال اگر ایک صد نئے واقفین آجائیں تو ہمیں یہ تسلی اور اطمینان تو ہوگا کہ ایک سال کے بعد کم از کم سو نئی جماعتوں میں واقفین وقفِ جدید پہنچ جائیں گے اور وہاں مستقل طور پر رہیں گے۔ ہم ایک سال اور انتظار کر لیں گے اس عرصہ میں ہم وقفِ عارضی کے انتظام کے ماتحت خوابیدہ جماعتوں کو بیدار کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ اور جب واقفین مستقل طور پر جماعتوں میں پہنچ جائیں گے تو وہ قرآن پڑھائیں گے اور جماعت کی تربیت اور دیگر ذمہ داریوں کو ادا کرتے رہیں گے اور اس طرح جماعت سنبھل جائے گی اور بیدار ہو جائے گی۔ اور اس میں زندگی کی ایک نئی روح پیدا ہو جائے گی لیکن اگر آپ حسبِ سابق ہر سال اس تعداد میں صرف دس کا ہی اضافہ کریں تو یہ ہمارے لئے کافی نہیں۔

پس میں چاہتا ہوں کہ اگلے سال واقفین وقفِ جدید کی کلاس میں جو جنوری ۱۹۶۷ء سے شروع ہوگی کم از کم ایک سو واقفین ہو جائیں اور جماعت کو چاہیئے کہ وہ اس طرف متوجہ ہو۔“

نوٹ:- معلوم ہوتا ہے کہ دیہاتی جماعتوں کے صدر صاحبان نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس نہایت ضروری ارشاد کو کماحقہٗ احباب جماعت میں مشتہر نہیں کیا۔ کیونکہ ابھی تک صرف محدود سے چند درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ نئی کلاس کے آغاز میں چونکہ وقت تھوڑا رہ گیا ہے اس لئے احباب جماعت خصوصاً عہدہ داران سے درخواست ہے کہ جلد از جلد اس طرف توجہ فرمائیں۔

(مرزا طاہر احمد ناظم ارشاد وقفِ جدید)

دورہ انسپکٹر مجلس انصار اللہ

مکرم چوہدری محمد یعقوب خان صاحب انسپکٹر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ ضلع ملتان و ضلع بہاولپور کا دورہ مورخہ ۲۰؍۱۲؍۶۶ سے شروع کر رہے ہیں۔

صدر صاحبان و زعما صاحبان براہِ مہربانی انسپکٹر صاحب کے ساتھ پورا تعاون فرمادیں۔

جزاھم اللہ احسن الجزا۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

صرف گیارہ دن

اب صرف گیارہ دن

وقفِ جدید کے سال نہم کے

ختم ہونے میں رہ گئے ہیں۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

شمالی ویت نام کے لئے مزید روسی ہتھیار

ماسکو ۲۰ر دسمبر۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ روس نے حال ہی میں شمالی ویت نام کو جدید قسم کے بعض اور ہتھیار مہیا کئے ہیں۔ ان میں ہوائی جہاز، طیارہ شکن توپیں اور میزائل بھی شامل ہیں۔

خطبہ جمعہ (بقیہ صفحہ ۵)

اسی میں برکت ہے۔ ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کے لئے آپ نے کتنے پیسے دیئے تھے؟ ایک لاکھ!!! جتنے روپے آپ نے پہلے سال حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دیئے تھے اس سے کہیں زیادہ آج اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی گود میں ڈال دیئے ہیں۔

پس جو واقعات ہیں وہ ادا کرتے چلے جائیں جو خدا تعالیٰ کے وعدے ہیں۔ وہ آپ کے حق میں پورے ہوتے چلے جائیں گے۔ خدا تعالیٰ کے سامنے ایثار و انکسار اور دلی وفا اور خلوص کا طریقہ ہرگز اختیار نہ کریں۔ اور وہ ہی ایک سلسلہ کے سامنے بڑے بڑے فتنے کرنے والے پیدا ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے قہر نے انہیں مسل کر رکھ دیا اور ان کا نام و نشان مٹا دیا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ بڑا لمبا تھا۔ بیرونی فتنے تو تھے ہی دفعہ دفعہ کے بعد اندرونی فتنے بھی سر اٹھاتے رہے۔ لیکن وہ فتنہ پرداز کہاں ہیں؟ اور جماعت کا قدم کہاں تک جا پہنچا ہے یہ کبھی دیکھا تو کرو!!! وہ ناکامی و نامرادی کے اندھیروں میں گم ہو گئے۔ اور جماعت کے قدم آسمان فتح و نصرت کے ستاروں پر پڑنے لگ گئے۔

تو خدا تعالیٰ کے

شکر گزار بندے بن کر

زندگی کے دن گزاریں اور جو ذمہ داریاں آپ پر بحیثیت ایک احمدی کے عائد ہوتی ہیں۔ انہیں پورا کرنے کی کوشش کریں۔ ہمیشہ دعا کرتے رہیں کہ اے خدا ہم سے غفلت ہو جائے تو معاف کر دے اور پھر خود اپنے فضل سے توفیق دے۔ کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو کماحقہٗ نبھا سکیں۔ کیونکہ اگر تو اپنے فضل سے ہمیں توفیق نہ دے گا۔ تو ہم میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ ان ذمہ داریوں کو نبھا سکیں جو تو نے ہم پر عائد کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ بھی ہو اور آپ کے ساتھ بھی ہو۔ آمین۔

[redacted]

مسٹر اوتھان کے نام حکومتِ امریکہ کا تازہ مراسلہ

ویت نام کی جنگ بند کرانے میں مدد کی درخواست

اقوام متحدہ۔ (نیویارک) ۲۰ر دسمبر۔ امریکہ نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر اوتھان سے کہا ہے کہ وہ ویت نام کی جنگ بند کرانے میں مدد کریں۔ یہ درخواست اوتھان کے نام امریکہ کے ایک خط میں کی گئی ہے جو اقوام متحدہ میں امریکہ کے اعلیٰ نمائندے مسٹر گولڈ برگ نے کل اپنی حکومت کی طرف سے انہیں دیا۔ خط میں یقین دلایا گیا ہے کہ حکومت امریکہ مسٹر اوتھان سے اس بارہ میں پورا تعاون کرے گی کہ جنگ بند ہو جائے۔ امریکہ دل سے چاہتا ہے کہ ویت نام کے مسئلہ پر باعزت سمجھوتہ ہو جائے جس کے لئے معاہدہ جنیوا ایک اچھی بنیاد کا کام دے سکتا ہے۔ مسٹر اوتھان نے خط موصول ہونے پر کہا ہے کہ وہ جنگ بند کرانے میں مدد دینے کی پوری کوشش کریں گے۔ کل انہوں نے اس سلسلہ میں الجزائر اور روس کے اعلیٰ نمائندوں سے بات چیت کی۔

یہ دونوں نمائندے اس سلسلہ میں سیکرٹری جنرل سے پہلے بھی ملاقاتیں کر چکے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴